کلکتہ کے نامی گرامی گانے والے

پیارے صاحب

کے

چیدہ چیدہ دلکش گانے کا مجموعہ

نواں جلسہ

شائقین کی دلچسپی کیلئے شائع کیا گیا

قیمت فی جلد چار آنہ ۴

مطبوعہ مطبع جوبلی پریس بازار عیسے میاں نزد ٹلی
حیدرآباد

نمبر (۱) سورٹھ کی ملار

ائے گر جد باد لوا انہی سکھا پائے۔

انترہ

رودم جھوم جھوں اور آئے گھر کے صدا رنگ

نمبر (۲) ڈاک پلاسی

اب کچ کھ نہ کیو ہو۔ اب موراباملوا

انترہ

اونچی اٹریا بنگلہ جھوا موں۔ لگ گیئں چندن کیوڑویا

نمبر (۳) راگ کھٹ ترانہ

یلا یلی لائے تا نوم درے نہ دیں تانے تنا رے نا رے یلا یلی

نیتا نے تا نا رے آ تا۔ یلا لوم۔ یلا لوم۔ یلا لوم یلا تا نے یلا لیا لیا لوم

انترہ

در توم تانا تانا دیرے نا نیتا نارے تا دی یا نارے دیم

نمبر (۴) ٹھمری

چھپ دکھلا یا جائے بانکے سوریا۔ دہیان لگو موہے تورا ولے

انترہ

بانکی چتون نیناں رسیلے چال متوالی رے۔ کارے کردن

کچھ بن نہیں آوے نہ مانے جیا مورا رے

نمبر (۵) بھجن

اب کی راکھو لو بھگوان۔ او ہو ناتھ با میٹھی درم دریا پارت سلبے پان

انترہ

رام کٹ بھلا دیو بارے اوپر اٹرت سوجان۔ دونوں ور بھیو دکھ منیسرو

کون اد گارے پران۔

نمبر (۶) غزل

میں کس شمار میں کیا چیز ہے گلو میرا
نثار ہے تیری تلوار پہ لہو میرا
جو شک ہو کاٹ کے تم دیکھلو گلو میرا
تمہارے تیغ کے قبضہ میں ہے لہو میرا
ارے ارے میرے قاتل کی تیغ پیاسی ہے
زمین کس لئے پیتی ہے تو لہو میرا
چھپا لے اس قاتل میں آپ کو خنجر
اچھل اچھل کے نہ دیکھے کہیں لہو میرا
یہ کیا ستم ہے کہ فرقت کی رات آئی ہیں
ابھی سے خشک ہوا جاتا ہے لہو میرا
فلک کو رحم میری بیکسی پہ آہی گیا
شفق کو بھیج کے منگوا لیا لہو میرا

نمبر (۷) غزل

میں وہ قلب مضطرب ہوں کہ جسے کل نہ آئے
وہ نہال بے ثمر ہوں جو پھلوں تو پھل نہ آئے
یہ کہو کہ کل کہاں تھے جو حضور کل نہ آئے
مگر اس طرح سے کہنا کہ جبیں پہ بل نہ آئے
یہ مذاق عشق ہی کیا جو کہ ایک ہی طرف ہو
میری جان مزا تو جب ہو کہ تجھے بھی کل نہ آئے
نہ ملی جہاں میں راحت تو یہ دھیان دل میں آیا
کہ نصیب ہم کسی سے وہیں کیوں بدل نہ آئے

نہ مرو تم ان پر مضطر کہ یہ بت ہیں چند روزہ
تم اسی خدا کو پوجو کہ جسے اجل نہ آئے

نمبر (۸) ٹھمری

کرہیاں نہ ٹوٹے ہمارے لے دردا او بالما۔

انترہ

شب وصال میں غفلت نہ ڈالئے صاحب
جو کچھ ہیں آپ کے ارمان نکالئے صاحب
جو پی ہے مئی تو طبیعت سنبھالئے صاحب
بہک کے ہاتھ نہ گردن میں ڈالئے صاحب
نہیں ٹوٹے نہ بیلئے کا ہار ۔ نہ درداوبالما۔

ڈراپ

نمبر (۹) ہولی

کانان انوکھے کھلاری ہولی ۔ کھلونہ جانے

انترہ

امیر گلال موہے مکھ پہ مارے ۔ رنگ کی گرت جیکا مجبوری

نمبر (۱۰) ہولی

ہولی آج چلے جائے کل کے چلے
مورا کنور کھنڈائی موسے آن ملے

انترہ

مجھ برہن کو برہا ستاوے ۔ سوتی سیج بیکا ڈس ڈس جاوے
میں تو جرت برت ہولی سے شام سندر موسے آن ملے

نمبر (۱۱) قوالی

کوثر کا جام بھر دے نجف کے بسیا

انترہ

پل صراط کی راہ کٹھن ہے اوکھن ہاری ہوں دیا
اب کی پار اتار دعلی جی تم کو نبی کی دہویا نجف کے بسا

غزل (۱۲) نمبر

جانے کیا ساقی کی آنکھوں نے اشارہ کر دیا
نظر ساغر آج ہم نے زہد و تقوا کر دیا

مصرعہ

کیا خبر ساقی نے میرے حق میں کیا کیا کر دیا
مست متوالا بنا کر صاف رسوا کر دیا
مئی کے پینے کا میرے عالی بہانہ کر دیا
جانے کیا ساقی کی آنکھوں نے اشارہ کر دیا
جستجو رہتی تھی مجھکو جس رہ دشوار کی
فکر غالب تھی بہت تسبیح و زنار کی
زاہد و شیخو برہمن سے غبث تکرار کی
کعبہ والوں سے جو پوچھی میں نے منزل یار کی
بت کدہ کے سمت چپکے سے اشارہ کر دیا
اس چمن میں بھی جزاں تھی کفر باطل کی طرح
تھے بہلم اس جگہ میں اور جاہل کی طرح
زندگی بے سود تھی بس مردہ بے دل کی طرح
کل تو تھا میں میکدہ میں خشک ساحل کی طرح
آج ساقی نے مجھے قطرہ سے دریا کر دیا

درد و غم رنج و الم سب جان میرے کھانے لگے
سوز فرقت کے احباب رو برو آنے لگے
دل کو آزاد محبت کے مزے آنے لگے
اس کے میں قربان جس نے درد پیدا کر دیا
کرلی تائید لے شراب اس جا پر و مجبور نے
حکم ناحق کیوں شرع کے منشور نے
لکھدیا تھا لوح پر اس حاکم غیور نے
کام سولی کا کیا تھا کون بسا منصور نے
کیا ہوا جو آپ سے ہرجائی کو رسوا کر دیا

نمبر (۱۳) جیزتک گیری تال دھیما

جیزتک کو بھید جوگی جانے
استائی۔ یادے سرسوں۔ بیچ۔ سرسوں۔ تیک تان کرو نیار و گائے
انترا
بدو کے الو اکو رنگیلے جو سر کو بھیجا تے گا
سارے گا رے ما گا رے سا۔ ما گا گا رے
دہڑ ٹیاک ڈہڑ تاک تاک تم تا
دہا تو نا دہا تو نا تو نا کڑ تاک تاک ــــ دہا

نمبر (۱۴) دادرا

سوز یار ے کا ہے مارے نجریا
نجریا نجریا سوز یار ے۔ کا ہے
بندرا بن کی کنج گلی میں۔ مہتر انگ گی گجریا یار ے

ــــ (بقیہ) ــــ

چنچل گوری مدہ بھرے نینا
چتوت مارے گرتیا رنے
پار گنگا ۔ رے پار جمنا
بیچ ماں ٹھاڑو کنہیا رے ۔

گور مجنوں پر
تربت مجنوں پر

مخمس

بچا نجات کی صورت نکالنے والے
سنبھال دونوں جہاں کے سنبھالنے والے
مصیبتوں کو مصیبت کے ٹالنے والے
پناہ دے مجھے اے میرے پالنے والے
رحیم و قادر و غفار نام تیرا ہے
میرے گناہ کو بخشے یہ کام تیرا ہے
ہمیشہ رحم میرے ذوالجلال فرمایا
کئے قصور نہ تو نے خیال فرمایا
قبول خاطر اہل کمال فرمایا
ریاض دہر میں کیا کیا نہ حال فرمایا
دیا وہ نام کہ پروا نہیں امیری کی
کہاں کہاں تیری رحمت نے دستگیری کی
قصور اور کسی کا اگر ذرا کرتا
تیرے ستم نہیں معلوم حال کیا کرتا
گناہ دیکھ کر یہ آبرو عطا کرتا

کیا جو تو نے نہ کوئی اے خدا کرتا

میرے گناہوں سے گو ہر بشر ہار تو سکتا ہے
جو بخش دے تو مجھے کون روک سکتا ہے

عجب ذلیل ہوں میں اور عجیب محتاجی
کرے گا کیا کسی محتاج سے طلب محتاجی

ترا فقیر بھلا کب کسی کا ہو محتاج
غنی ہے تو مرا معبود سب کے سب محتاج

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
تجھی سے میں تو تہہ دست مانگ لیتا ہوں

سانو زیار سے کھا مار سے تجربا

تمت